عید ہوگئی میری
از رائٹرز ڈیپارٹمنٹ
عید اسپیشل
www.novelsclubb.com

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عید ہو گئی میری

از

رائٹرز ڈیپارٹمنٹ

انتساب:

www.novelsclubb.com

ان تمام پڑھنے والوں کے نام جن کے چہرے
اس تحریر کو پڑھ کر مسکرا اٹھے گے

www.novelsclubb.com

آسمان پر سورج اپنی تپتی شعاعیں لوگوں پر برساتا، پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔
مئی کا مہینہ چڑھتے ہی گرمی نے شدت اختیار کری تھی۔

ایسے میں اس درمیانے علاقے کے ایک معمولی سے گھر میں خلافِ معمول ہر شے بکھری ہوئی تھی۔ سر پر گول ڈوپٹہ باندھے، سرخ وسفید رنگت پر مٹی کے دھبے، ہاتھ میں پکڑا لمبا ڈنڈا اور اس کے اوپر لگی جھاڑو، وہ مصروف سی کانوں میں ہیڈ فونز لگائے نصرت کی غزلوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے جھاڑو پھیرنے میں مصروف تھی۔

جب ماں کی اڑتی ہوئی جوتی آکر اس کے سر لگی۔ وہ پوری کی پوری ہل کر رہ گئی۔

”رے کمبخت ماری، آج تیسویں ہو گئی۔ کل پہلا روزہ ہے اور تو گانے سننے میں لگی

ہے۔۔۔کوئی شرم حیا کر لے۔۔۔۔“

ماں سے ہونے والی بے عزتی سن کر اس نے اپنا سر اٹھایا اور ہاتھ اوپر نیچے ہلا ہلا کر بولنے لگی۔

”اُف مائی ڈیئر موم، آپ بھی نا سارا مزہ خراب کر دیتی ہو۔اب کل سے رمضان شروع ہے۔پھر کون سنے کا گانے پورا مہینہ۔ابھی جی بھر کر جینے دو۔وہ کہتے ہیں نہ ’جیو اور جینے دو‘۔۔۔“

اس نے بڑی ادا سے جھاڑو کو ادھر ادھر جھلاتے کہا تھا۔اتنی دیر میں اماں بھی اس کے سر پر آکر کھڑی ہو چکی تھیں۔

www.novelsclubb.com

”سب بتاتی ہوں تجھے۔اب ایک اور پڑے گی نا عقل ٹھکانے آجائے گی۔تو کیا بس تیس دنوں کی مسلمان ہے۔۔۔“

انہوں کی تیوریاں چڑھ چکی تھیں۔اس نے اپنا چہرہ اٹھا کر معصومیت سے انہیں دیکھا۔ اس کی گہری سیاہ آنکھیں چمکیں تھیں۔

”امی سب کا ہی یہ حال ہے۔مجھے کیوں باتیں سنا رہی ہیں۔بابا کو سناتیں تو آج جھارن آجاتا اور مجھے یوں ڈنڈے میں جھاڑو لگا کر جالے نا صاف کرنے پڑتے۔ایک تو کوئی منحوس امیر ترین سسرال بھی نہیں مل رہا۔کوئی حسین و جمیل آپ کا داماد ہو میری ہر

بات پر جی حضوری کرے۔۔ پھر مجھے آپ کے اس جھاڑو سے نجات مل جائے گی۔"

"توبہ توبہ۔۔۔۔ شرم کر لڑکی۔ایسی باتیں لڑکیاں اپنے منہ سے نہیں نکالتی۔

استغفر اللہ۔۔۔۔"

"یار امی جو لڑکیاں عیدی کی ترسی ہوئی ہوتی ہیں ناوہ ایسی ہی باتیں منہ سے نکالتی ہیں۔

مجھے تو ایسا بندہ چاہیے جو حسین اور امیر ہونے کے ساتھ ساتھ کھلے دل سے خرچا کرنے

والا بھی ہو۔ جو مجھے ڈھیر ساری عیدی بھیجے۔آئے ہائے مجھے تو سوچ کر ہی مزہ آرہا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بے فکری سے ابھی اور بولتی جب ایک اور اڑتی ہوئی آئی جوتی نے اس کی زبان کو

بریک لگایا۔ پھر اس نے سر سہلاتے ہوئے شکوہ کناں انداز میں کہا۔

"کیا یار امی، ایک تو آپ بس مجھے مارنے کے لئے چپل تیار رکھتی ہیں اب جائے زرا

چولہا دیکھیں۔ میں نے دودھ رکھا تھا۔"

"چلی جاؤں گی لیکن پہلے تمھارا یہ فون کو تو لے لو۔ جب تک یہ تمھارے ساتھ ہے تم

کوئی کام ڈھنگ سے نہیں کرو گی۔ تمھارے ان گانوں اور دوستوں سے میں پریشان ہو

گئی ہوں۔ مجال ہے جو ایک کام بھی سہی سے کرو تم۔۔۔۔"

ان کے موڈ سے لگ رہا تھا آج وہ اسے بخشنے کے موڈ میں نہیں ہے۔شادی کی عمر آپہنچی

www.novelsclubb.com

تھی لیکن اس کی بچکانہ حرکتیں ہمیشہ انہیں ایسے ہی غصہ دلاتی تھیں۔

”اچھا یار امی، آپ جائے۔اب نہیں پکڑو گی فون۔رکھنے لگی ہوں۔۔۔۔“

کہتے ہوئے اس نے احتیاطاً ہیڈ فونز بھی اتار دیئے۔

”اب آپ مجھے کام کرنے دیں۔ایک دن امیر کبیر لڑکا ملے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔“

وہ پھر سے شروع ہونے والی تھی جب ماں کی گھوری پر اس کا باقی کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا۔

”اچھا اچھا سوری، میں نہیں بول رہی کچھ۔ایسی بھوکی شیرنی والی نظروں سے مت دیکھیں مجھے۔۔۔“

www.novelsclubb.com

اس کے جملے پر انہوں نے افسوس سے سر جھٹکا جیسے کہہ رہی ہوں اس لڑکی کا کچھ نہیں ہونے والا اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔ جیسے ہی وہ کچن کے دروازے کے پیچھے غائب ہوئیں اس نے فوراً سے پہلے موبائل دوبارہ ہیڈ فونز کے ساتھ اٹیچ کئے اور مزے سے دوبارہ نصرت کی قوالیاں سننے لگی۔شام کے کوئی پانچ بجے سارے گھر کی صفائی کر کے وہ فارغ ہوئی تو فریش ہو کر کچن میں چائے بنانے چلی گئی۔ لیکن سینک میں اتنا برتنوں کا ڈھیر دیکھ کر اسے تپ چڑھ گئی۔ پھر بازو چڑھاتی وہ سنیک کی طرف بڑھی کیونکہ وہ جانتی تھی اس کیلئے کوئی جہان سکندر نہیں آنے والا۔ساتھ ساتھ وہ بڑے موڈ کے

ساتھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔

"ایک تو اللہ چھوٹی بہن پتہ نہیں کیوں دیتا ہے۔۔۔۔بندہ کہے تھوڑا گھر کا کام ہی کر لو۔ لیکن نہیں، جنابہ پتہ نہیں کہاں گم رہتی ہیں۔۔۔۔"

یہ کہتے ہوئے وہ یہ بھول گئی تھی کہ وہ صرف آج ہی اٹھ کر کام کر رہی ہے۔ باقی کے دن اس کی چھوٹی بہن ہی گھر سنبھالتی تھی۔ ایک دن کام کر کے اپنا نمبر بنانے والی عادت تھی اس کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رات میں رمضان کا چاند نظر آیا تو ہر طرف ایک نیا ہی ماحول بن گیا۔ فضا میں ایک سکون سا پھیل گیا۔ رمضان کی پرسکون فضا ہر سو پھیلی تھی۔ دور دور کی مسجدوں سے رات بھر نعتوں اور تلاوتِ قرآن پاک کی آوازیں آتی رہی تھیں۔ ایک عجب سا سماں بندھ چکا تھا۔

ایسے میں اس درمیانے درجے کے گھر میں سحری کے وقت سے زرا کچھ دیر پہلے وہ اپنے پلنگ پر لیٹی موبائل پر انگلیاں چلانے میں مگن تھی کہ باہر سے آواز آئی۔ چونکہ اس نے کانوں میں ہیڈ فونز لگائے ہوئے تھے اس لئے اسے کھڑکی کے پار سے آتی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی جو کہ روزہ داروں کو اٹھانے کیلئے تھی۔ اس کی چھوٹی

www.novelsclubb.com

بہن آگ بگولہ ہوتی کمرے میں آئی اور اس کے سر پر پہنچ کر اس کے کانوں سے ہیڈ فونز نوچ اتارتے۔

"تمھیں بالکل شرم نہیں آتی۔ تم سے تین سال، چار دن۔ دو گھنٹے اور تیرہ منٹ چھوٹی ہوں لیکن پھر بھی اماں کے ساتھ ہمیشہ مجھے کام کروانا پڑتا ہے۔ کسی سال اٹھ کر سحری کا انتظام تم بھی دیکھ لیا کرو۔۔"

ہیڈ فون اتارے جانے پر وہ بُرا سا منہ بناتی اٹھ بیٹھی تھی۔

"کبھی تم لوگ سکون نہ لینے دینا۔ ایک تو کوئی خوابوں کا شہزادہ بھی نہیں ملتا۔۔۔۔۔"

کہتے ہوئے اس نے دل پر ہاتھ رکا۔ بس ہو گئی تھی اس کی نوٹنکی شروع۔

www.novelsclubb.com

"اتنا دل ہے نا میرا کہ کوئی لڑکا ہو جو بہت پیسے والا ہو۔۔۔۔"

کہتے ہوئے وہ جیسے خوابوں میں کھو گئی تھی۔ اس کی چھوٹی بہن نے منہ مناتے ہوئے اسے دیکھا۔

"جو یہھھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے ہاتھوں کو پھیلایا۔

"ڈھیر ساری عیدی دے مجھے۔ جس میں دس سوٹ۔۔۔۔ پانچ جوتے۔۔۔۔ بہت سے ہیر بینڈ۔۔۔ چوڑیاں۔۔۔ کنگن۔۔۔ مہندی۔۔۔۔" "جاگو بہن۔۔۔۔" اس کی

بہن نے اس کی کہنی ہلائی تو وہ جو خوابوں میں تھی۔،اچھل کر حال میں لوٹی۔

”ایسا کوئی نہیں ہوتا۔۔۔جا کہ تہجد ادا کر لو اور اللہ سے دعا مانگو تمھاری حرکتیں ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔سحری کا وقت گزرے جا رہا ہے۔۔“

اس نے اپنی چھوٹی بہن کو ایسے دیکھا جیسے کچا چبا جائے۔

”ایک تو اللہ تم جیسے گھر والے کسی کو نا دے۔تم لوگوں کو زمین پر اللہ نے جیسے میرے خوابوں کا قتل کرنے بھیجا ہے۔۔۔“

جل بھن کر کہتی وہ باتھ روم کی طرف بڑھی۔

”ایزل، حرکتیں درست کر لو اپنی۔۔۔سارے اپنے بیٹے دینے کیلئے تیار ہو جائے گے۔۔۔۔“

www.novelsclubb.com

پیچھے سے اس کی بہن نے آواز لگائی۔

”جس نے قبول کرنا ہے ایسا ہی کرے۔۔۔میں خود کو نہیں بدلو گی۔۔۔“

باتھ روم سے اس کی آواز سنائی دی تو اس کی چھوٹی بہن سر جھٹکتی اس کا بستر اٹھیک کرنے لگی۔وہ کبھی نہیں سدھر سکتی تھی۔

ان کی چار افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی فیملی تھی۔جس میں ان دو بہنوں کے علاوہ،ان کے والدین تھے۔اسکے والد کی اپنی کپڑوں کی دکان تھی جبکہ ایزل اپنی گریجوئیشن

کمپلیٹ کر چکی تھی۔اس کی عمر تقریباً پچیس سال تھی اور وہ آج کل گھر میں ہی ہوتی تھی۔اس سے چھوٹی اس کی بہن بی۔ایس آئی ٹی کر رہی تھی۔

نیند میں اسے محسوس ہوا جیسے اس کا تکیہ تھر تھرایا ہے۔وہ نیند سے اپنے فون پر آتی کال کی وائبریشن پر اٹھی۔

"اہم اہم۔۔۔۔۔"

اس نے آنکھیں مسلتے ہوئے نمبر دیکھنا چاہا۔جہاں سکرین پر بڑا بڑا 'افلاطون' لکھا جگمگا رہا تھا۔یہ اس وقت۔۔۔۔اس نے لمحے بھر کو سوچا۔پھر کال ریسیو کر کے فون کان سے لگایا اور سر دوبارہ تکیے پر پھینک دیا۔

"کیا موت پڑی ہیں تمھیں۔۔۔۔"

اس نے بے زاری سے آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہائے موت کہاں پڑنی ہے۔ابھی ہی تو زندگی شروع ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اس کی آواز سن کر مزید بے زار ہوئی۔کیونکہ حال ہی میں اس کا رشتہ پکا ہوا تھا اور وہ دن رات اپنے سسرال والوں کی باتیں کر کے اس کا خون بڑھاتی رہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بکو، کیوں کی ہے کال۔۔۔۔۔"

وہ بے رُخی سے بولی۔

"ہائے ایک تو یہ منحوس آجاتی ہے زخموں پر نمک چھڑکنے۔۔۔۔"

اس نے دل میں سوچا تھا۔

"کچھ نہیں یار۔۔۔۔بس بتانا تھا کہ میرے سسرال سے عیدی آئی ہے۔ عیدی دیکھتے دیکھتے اتنا وقت گزر گیا کہ تمھیں فون کر کے بتانے کا احساس ہی نہیں ہوا۔ اتنی پیاری ہے نا۔۔۔اتنا پیارا جوڑا۔۔۔ہائے اللہ جی۔۔۔"

ایزل نے بدمزہ ہوتے ہوئے اٹھ کر بیٹھتے سامنے لگی وال کلاک پر نظر ڈالی جو ساڑھے گیارہ بجا رہی تھی۔ اگر وہ آج جلدی سو گئی تھی تو اس کا کال کرنا ضروری تھا۔ لیکن کچھ بھی کہے بغیر وہ دوسری طرف کی باتیں سنے گی جو وہ کہہ رہی تھی۔ کیونکہ نیند تو اس کی خراب ہو ہی چکی تھی۔ اس کی آواز سے خوشی ظاہر تھی۔ ایزل نے کھا جانے والی نظروں سے فون کان سے ہٹا کر دیکھا۔

"اچھا۔۔تو میں کیا کروں۔۔۔۔۔"

اس نے دانت کچکچائے۔

"اپنا بھی رشتہ پکا کرو۔۔۔عیدی آیا کرے گی۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں بھئی، رشتہ پکا کرنا تو میرے ہاتھ میں ہے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جیسے ادھر میری ماں فارمی چوزوں کی طرح مشین سے انڈوں کی جگہ لڑکے نکال رہی ہیں۔ادھر میں نے لڑکا مانگا ادھر مل جائے گا۔۔۔۔۔ تمھیں شرم نہیں آتی میرے زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے۔۔۔۔"

ایزل نے ناک بھنوؤں چڑھائی تھیں۔

"ہاں تو تمھیں ہی نخرے ہیں۔ بتایا تو تھا میں نے اپنے کزن کا رشتہ۔۔۔۔۔۔"

"اچھاااا۔۔۔۔۔۔۔۔اس شیطان صفت فقیر کا رشتہ۔۔۔۔اس سے کہو سگنل پر جا کے بھیک مانگے شاید کوئی اس پر ترس کھا کر دس روپے کا پھٹا پرانا نوٹ دے دے کیونکہ کم از کم اس جنم میں تو اسے لڑکی ملنا ناممکن ہے۔۔۔۔"

ایزل نے جیسے دو منٹ میں رشتے سے انکار کے ساتھ ساتھ اس لڑکے کی اچھی خاصی بے عزتی کر دی تھی اور اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا جیسے وہ وجیہہ سے اتنی رات کو فون کر کے 'عیدی آئی' مضمون سنانے کا بدلہ لے چکی ہو۔

"توبہ ہے ایزل۔۔۔ تمھاری کتنی لمبی زبان ہے۔۔۔۔ سو میٹر کی ریس بھی صرف زبان نکال کر جیت سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔"

اس کی دوست وجیہہ نے جیسے اتنی بے عزتی کے بعد بات کو مزاح کا رُخ دینا چاہا۔

www.novelsclubb.com

''اس سے بھی زیادہ لمبی ہے۔۔۔۔۔۔سوچ ہے تمھاری۔اسی زبان سے تمھارے کزن کو پھنداڈال دوں گی اگر آئندہ اس کے رشتے کی بات کی۔۔۔۔۔''

خود ہی کہہ کر اس نے بامشکل اپنی ہنسی روکی۔

''اچھاااجاؤ دفعہ ہو۔۔۔۔۔میرا فرض تھا بتانا۔وہ تمھیں عیدی بھی اچھی دیا کرے گا۔۔۔باقی دیکھتے ہیں، تمھارے لئے آجائے ناجب کوئی شہزادہ تو مجھے بھی ملوا دینا۔۔۔۔۔''

''بیٹاجب میرا رشتہ آئے گا ناتو پورے شہر میں وائلنز بجے گے وائلنز۔۔۔۔''

اس نے اتنا ہی کہا تھا جب دوسری طرف سے اس کی دوست نے اس کی بات کاٹی۔۔۔

''کیوں تم نے کسی مراسی سے شادی کرنی ہے۔۔۔۔۔؟''

''دفعہ ہو منحوس۔رمضان کا مہینہ ہے۔۔۔پتہ نہیں کس وقت میں دعا قبول ہو جائے۔۔۔۔۔''

وہ کہہ رہی تھی اور آگے سے ریسیور میں مسلسل دوسری طرف سے وجیہہ کے ہنسنے کی آوازیں آرہی تھیں۔اس نے کھٹاک سے فون بند کر دیا۔ایسے ہی نیند بھی خراب کی اور دو کلو خون بھی سڑاسڑا کر ختم کر دیا۔

اسے کوستی ہوئی وہ دوبارہ اپنے تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔۔۔لیکن اب نیند آنکھوں

www.novelsclubb.com

سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔

"ہائے وہ رنگ برنگے جوڑے۔۔۔۔۔۔وہ اتنی ڈھیر ساری عیدی۔۔۔۔اور وہ گنگن۔۔۔۔وہ چوڑیاں۔۔۔۔وہ پائیل۔۔۔جن کی منگنی یا شادی ہو جاتی ہو گی ان کو کتنی زیادہ عید آتی ہو گی نا۔۔۔۔کاش میری بھی عیدی آتی۔۔۔۔۔۔"

اور وہ پھر سے اپنی عیدی کی سوچوں میں گم ہو گئی۔جب بھی رمضان شروع ہوتا تھا یا کوئی عید قریب آتی تھی تب تب ایزل کا یہی حال ہوتا تھا اسے بس عیدی چاہیے ہوتی تھی وہ بھی وہ۔۔۔۔جو سسرال سے آئے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے موبائل کو ہاتھ میں تھامے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے موبائل کی اسکرین کو دیکھنے میں نہیں بلکہ گھورنے میں مصروف تھی۔ہر تھوڑی تھوڑی دیر بعد بار بار اپنے موبائل کی اسکرین کو زوم کرتی اور پھر افسردہ سی ہو جاتی۔

رمضان کے روزے پر لگا کر اڑ رہے تھے۔اس وقت بھی وہ دونوں روزے کی حالت میں اپنے کمرے میں ہی موجود تھیں۔آج اٹھ کر باہر جا کے 'رمضان ٹرانسمیشن' دونوں میں سے کسی نے نہیں لگائی تھی۔

پاس بیٹھی اس کی بہن اس کو موبائل پر جھکا اور بار بار افسردہ ہوتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ جب صبر کرنے کے باوجود اس سے رہا نا گیا تو پوچھ بیٹھی۔

"کیا دیکھ رہی ہو تم ایسا موبائل میں دیدے پھاڑ کر!"

وہ جیسے بہن کی آواز پر چونکی۔

"ادھر آؤ دیکھاتی ہوں!"

اس کے بلانے پر عروج نا سمجھی سے اس کے قریب آئی۔

"ارے دیکھو شائستہ اپنے برابر والی ہے نا اس کی کتنی اچھی عید آئی ہیں! اس نے اسٹیٹس پر لگایا ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

موبائل اسکے سامنے کرتی وہ ایسے خوشی سے بتانے لگی کہ برابر والی شائستہ نہیں بلکہ خود کی عیدی آئی ہو!

"تو اس میں خوش اور حیران ہونے کی کیا بات ہے؟"

عروج نا سمجھی سے گویا ہوئی۔ ایک نظر موبائل اسکرین کو دیکھ کر اپنی بہن کو دیکھا

"ارے دیکھو غور سے کتنی ڈھیر ساری عیدی آئی ہے! کتنے اچھے مہنگے ترین کپڑے اور جوتے ہے اور میک اپ تو دیکھو ہائے اللہ! اور یہ دیکھو یہ اس کے انھوں نے دیا ہے!"

وہ کچھ اس طرح شرمائی جیسے اس کے انہوں نے دیا ہو! اسٹیٹس پر اسٹیٹس دیکھاتی وہ شرمائی۔

"یہ اب تو ٹھیک ہے لیکن تم اتنا کیوں شرما رہی ہو؟"

عروج حیران ہوئی۔

"ارے میں تو ابھی سے پریکٹس کر رہی ہوں تاکہ جب مجھے عیدی ملے تو میں ٹھیک طرح شرما تو لوں نا!"

وہ پھر شرمائی۔ عروج نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔ عام لڑکیوں کی طرح بس عیدی اس کا خواب تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہائے اللہ بس میرے شہزادے کو بھی جلدی بھیج دیں نا!"

کمر بیڈ کراؤن سے لگاتی کمرے کی چھت پر نظریں جمائے وہ گویا ہوئی۔ "بات سنو جس طرح تم امید پر امید لگائی بیٹھی ہو نا اپنے نا ہونے والے سسرالیوں اور نام نہاد شہزادے سے آخر میں ہاتھ کچھ نہیں آنا!"

عروج نے ایک ہاتھ نچا نچا کر غصے سے کہا تھا وہ روز روز اس عیدی والے قصے سے جھنجھلا گئی تھی۔

"تم تم چپ کرو کالی زبان والی عورت! بہن کی خوشیاں تمھیں ویسے ہی ہضم نہیں

ہو تیں۔"

وہ غصہ ہوئی۔

"سچ کہہ رہی ہو ہاتھ کچھ نہیں آنا۔ سارے ارمان خاک ہو جائے گیں اور ابا حضور آپ کو کسی کے ساتھ دو جوڑوں میں ہی رخصت کر دیں گیں!"

عروج اپنی طرف سے ماضی کا نقشہ کھینچتی کہہ کر فوراً کھڑی ہوئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی وہ اسے بھڑ کا چکی ہے۔

"تم دفعہ ہو جاؤ منحوس کہی کی تم سے میری خوشیاں برداشت ہی نہیں ہوتی!"

اس نے پاس رکھا کشن اپنی بہن کو زور سے کھینچ کر مارا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کون سی خوشیاں جناب یہ تو آپ کی خام خیالی ہے!"

کہہ کر اس کی بہن نے کمرے سے باہر ڈور لگا دی تھی۔ کیونکہ وہ جانتی تھی اگر وہاں کھڑی رہی ہو اس کی بہن اس کا قیمہ بنا کر ہی دم لے گی۔ پیچھے وہ بیٹھی سیخ پا ہوتی رہی۔

آج صبح سے اس کی طبیعت بوجھل سی تھی۔ سحری میں بھی وہ کچھ خاص نہیں کھا سکی تھی۔ بس پانی پی کر روزے کی نیت کر لی تھی۔ وہ بس جلد از جلد اپنے لئے کوئی سرگرمی ڈھونڈ ھنا چاہتی تھی کیونکہ گھر والے شادی تو کروا نہیں رہے تھے۔

پچھلے سال جب سے اس کی پڑھائی ختم ہوئی تھی وہ بس گھر کی ہو کر رہ گئی تھی۔گھر کے کاموں میں بھی مشکل سے ہی ہاتھ بٹادیتی۔امی سے کہتی تھی شادی کر دیں تو وہ بس روکھا پیکھا سا جواب دے دیتی۔

"تمھارے ابو کو کہا ہوا ہے۔ان کو کوئی رشتہ پسند آجائے۔جلد تمھارے فرض سے بھی سبکدوش ہو جائے گے۔۔۔۔"

اب روزے کی حالت میں وہ لاؤنج کے صوفے پر نیم دراز سر اٹھائے اوپر چلتے پنکھے کو دیکھ رہی تھی۔اس نے سوچا۔۔۔آج کتنواں روزہ تھا۔۔حساب کتاب کے بعد جواب انیس نکلا تھا۔اس بار رمضان بہت تیزی سے گزرا تھا۔

www.novelsclubb.com

دروازے کی گھنٹی بجے تو ناچاہتے ہوئے بھی وہ اٹھی۔جانتی تھی امی ہوں گی جو ظہر کے بعد سے شاپنگ کیلئے بازار گئی ہوئی تھیں۔کچھ دیر بعد جب اس کی لاؤنج میں واپسی ہوئی تو اس کے ہاتھ میں بہت سے شاپر تھے۔اس کے پیچھے پیچھے رفیعہ بیگم اور اس کی چھوٹی بہن عروج بھی تھی۔

"آج تو بھئی ہم بہت تھک گئے۔۔۔۔"

"ہاں جی امی،آج کا روزہ بھی سخت ہو گیا تھا۔۔۔۔"

عروج نے صوفے پر گرتے ہوئے کہا۔پہلے ٹھنڈے روزوں کے بعد آج پہلا روزہ تھا

جو سخت تھا۔ رفعیہ بیگم نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ایزل کی جانب دیکھا جو خاموشی سے شاپنگ کے متعلق کچھ بھی پوچھے بغیر ٹی۔ وی کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔ جہاں ہمیشہ کی طرح رمضان ٹرانسمیشن لگی ہوئی تھی۔

"ایزل طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔"

انہوں نے بالآخر حیرت سے استفسار کیا۔

"جی اماں، بسس تھوڑا سا سر میں درد ہے۔۔۔۔"

"تو بیٹا، شاپنگ تو دیکھو۔۔۔۔۔"

"نہیں اماں۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اداس مسکراہٹ سے نفی میں سر ہلایا۔

"اب تو تب ہی شاپنگ کا سامان دیکھو گی جب میری عیدی آئے گی۔۔۔۔"

رفعیہ بیگم مزید حیران ہوئی۔ اس نے کبھی یہ بات اداسی سے نہیں کہیں تھی۔ وہ اس کی شکل دیکھ کر ہی ٹینشن میں آگئی جو زرا اتری اتری سی تھی۔ شاید وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ گھر میں رہ رہ کر تنگ آگئی ہے۔ انہیں احساس ہوا کہ واقعی اس کے بارے میں سیر ئیس ہو کر کچھ سوچنا ہو گا۔ کیونکہ اس کی عمر پچیس کراس کر چکی تھی۔ زیادہ دیر کرتے تو لوگ بھی باتیں بنانی شروع کر دیتے۔

"اچھا تو تم چاہتی ہو تمھاری شادی ہو جائے۔۔۔۔"

انہوں نے ایسے ہی اس سے پوچھا۔ان کے سوال پر اس نے اپنی سیاہ آنکھوں کا رُخ اپنی ماں کی طرف موڑا۔ تیکھے نقوش، بڑی بڑی سیاہ آنکھیں وہ دیکھنے میں خوبصورت تھی۔

"پتہ نہیں ماں، لیکن میں چاہتی ہوں کوئی ہو جو میرا بہت خیال رکھے۔ مجھے عیدی دلائے۔زیادہ سارے کپڑے بھی لے کر دے۔۔۔اور ڈھیر سارے تحائف بھی لائے میرے لئے۔۔۔۔"

اس نے معصومیت سے کہا۔رفعیہ بیگم آج حیران ہو رہی تھیں۔ان کی یہ بیٹی اتنا سنجیدہ تو کبھی نہیں ہوئی تھی۔ عروج اس سارے معاملے میں خاموش تماشائی بنی دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"بیٹا، تمھارے ابو آ گئے۔۔۔؟"

بات کا رُخ بدلتے ہوئے وہ اٹھتے ہوئے بولی۔

"جی اماں کچھ دیر پہلے ہی اندر گئے تھے۔۔۔"

اس کی بات پر رفعیہ بیگم سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی۔ کمرے کے دروازے کے پیچھے گم ہونے سے قبل ایزل نے انہیں اپنے پرس سے موبائل نکالتے ہوئے دیکھا تھا۔

"ہاں،اب وہ تمھاری شادی کے بارے میں سیریئس ہو گی اور تمھیں رخصت کر دیا

www.novelsclubb.com

جائے گا۔۔۔۔"

وہ جو کمرے کے دروازے کو دیکھ رہی تھی اس کی آواز پر چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"تمھاری بات کا مطلب۔۔۔۔"

"بیٹا، اچھے سے جانتی ہو تجھے۔۔۔۔ ہوئی ہو گی تیری طبیعت خراب لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم سیریئس ہو جاؤ۔ماں کے سامنے یہ مری ہوئی شکل بنائی ہی اس لئے تھی کہ وہ تمھاری شکل پر رحم کھا کر سنجیدہ ہوں۔۔۔۔"

"ہیے چپ۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ فوراً سے پہلے بولی۔اس کے چہرے پر وہی اپنی مخصوص شیطانی مسکراہٹ لوٹ آئی تھی۔

"خبردار جو تو نے میرے معاملے میں ٹانگ اڑائی۔اللہ کرے یہ لوگ میرے رشتے کے بارے میں سنجیدہ ہوں تا کہ مجھے عیدی آئے۔۔۔۔"

"کتنی کنجوس ہو تم۔۔۔ رشتے کے بارے میں سوچ بھی صرف اسی لئے رہی ہو کہ تمھیں عیدی آئے۔۔۔۔ مطلب شادی کا اور کوئی مقصد نہیں ہوتا۔۔۔۔"

اس کی چھوٹی بہن اس کی لوجک پر حیران تھی۔

"نہیں بیٹا، تم نہیں سمجھ سکتی وہ دکھ جو اپنی منگنی شدہ دوستوں کی عیدی آنے کی خبر سن کر ہوتا ہے۔۔۔۔"

عروج نے اپنا سر پکڑ لیا۔ وہ اس بندی کا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔ جبکہ وہ اسے منہ چڑھاتی دوبارہ سے ٹی۔وی کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔ لیکن ذہن میں ایک ہی بات گردش کر رہی تھی۔۔۔۔

"اللہ کرے اماں، ابا سے بات کر لیں۔۔۔۔"

----

www.novelsclubb.com

دن گزرتے رہے اور پتہ بھی نہیں چلا کب آخری رمضان نے لوگوں کے دلوں پر دستک دی اور بس جتنا لوگ اس مہینے سے حاصل کر سکتے تھے اتنا سب کر چکے تھے۔

اب یاں تو آج آخری روزہ تھا۔ یاں ایک اور روزہ نصیب میں ہونے والا تھا۔

انتیسویں روزے کی سحری اس نے بجھے دل سے کی. اب تو کوئی امکان نہیں رہ گیا تھا کہیں سے عیدی آنے کا. آج تو اسے نیند بھی نہیں آئی تھی. بار بار کانوں میں بچپن کی سنی ہوئی پنجابی کی غزل کا ایک مصرع گونج رہا تھا۔

"اسّی عید اُتّے فیر کلیاں ای رُل گئے".

وہ سخت بدمزہ تھی. آج بہن کے طعنوں کا بھی جواب نہیں دے رہی تھی. اپنی زندگی کا آخری دن سمجھ کر اس نے قرآن مجید کی تلاوت بھی کی تھوڑی سی (تھک گئی تھی ناں اسلیئے).

چونکہ سب عید کی تیاریوں میں مگن تھے۔اس لئے تمام گھر کے کام کرنے کے بعد آج اس کی باری کپڑے دھونے کی تھی۔وہ کپڑوں کا ڈھیر اٹھائے چھت پر چلی گئی۔عید کی تیاریوں میں آخری کام بس یہی رہ گیا تھا۔۔۔

وہ صبح سے کپڑے دھو رہی تھی۔کچھ روزے سخت ہونے کے بعد آخری تین روزے پھر تھوڑے ٹھنڈے ہو گئے تھے جس کی وجہ سے اسے کپڑے دھونے کے درمیان بھی روزہ زیادہ محسوس نہیں ہوا۔

وہ ابھی کپڑے دھو کر فارغ ہی ہوئی تھی۔ چھت پر ہر جگہ کپڑے پھیلا دیئے تھے اب وہاں جگہ ختم ہو چکی تھی۔وہ گیلے کپڑوں سے بھری اپنے قد سے بڑی بالٹی بامشکل گھسیٹتے ہوئے نیچے لا رہی تھی تاکہ صحن میں موجود تاروں پر پھیلا دے۔نیچے کیا ہو رہا تھا اسے اندازہ نہیں تھا۔

ابھی وہ تیسری سیڑھی پر پہنچی ہی تھی کہ جب اس کی کمر بالٹی کا بوجھ سنبھالتے ہوئے تھک گئی اور اگلے ہی لمحے بالٹی میڈم الٹ کر کلابازیاں کھاتی سیدھا نیچے گری تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر سیڑھیوں کی سائیڈ پر لگی گرل سے نیچے جھانکا تو وہاں بالٹی کسی انسان کے سر پر الٹی پڑی دیکھائی دی۔اب وہ سر کس کا تھا یہ تو وہ نہیں جانتی تھی۔کیونکہ جس کا بھی تھا اب وہ کپڑوں کے ڈھیر میں چھپ چکا تھا۔

"ہائے اللہ۔۔۔۔"

اس نے صدمے سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔پھر جلدی سے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی۔ نوارد پر نظر پڑنے سے پہلے اس کی نظر گیراج میں پڑی جہاں خالہ جان کی مرسڈیز کھڑی دیکھائی دے رہی تھی۔ہاں،وہ کیسے نہیں پہچان سکتی تھی اس گاڑی کو جس میں اس نے ضد کر کے ہمیشہ ڈھیروں سیر کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہائے اللہ میں نے برہان بھائی کے منہ پر بالٹی ماری۔۔۔۔"

وہ سوچتی ہوئی اس کے سامنے آئی جو کپڑوں کی بالٹی اب اپنے سر سے ہٹا رہا تھا۔ایزل نے صدمے سے اس کی طرف دیکھا۔

"یقین کریں۔۔۔۔میں نے نہیں پھینکی یہ بالٹی۔۔۔۔بالٹی تو خود اڑ کر نیچے آ گری۔۔۔۔"

وہ کھڑی خود کو تسلی دے رہی تھی جب برہان نے اس کے بابا کی بنیان کے سوراخ میں سے سر نکالا۔

"تم نے آج تک کوئی کام سہی بھی کیا ہے۔۔۔"

برہان نے دانت کچکچائے۔

"برہان بھائی، یقین جانیں میں تو ٹھیک کرنے کی ہی کوشش کرتی ہوں یہ خود ہی منحوس مارے خراب ہو جاتے ہیں۔۔۔"

ہائے کیسی چھریاں چلتی تھی دل پر اپنے اتنے ہینڈ سم کزن کو بھائی بولتے ہوئے۔۔۔

لیکن پھر بھی وہ جانتی تھی کہ وہ ہینڈ سم کزن پہنچ سے بہت دور ہے اس لئے بھائی ہی بولتی تھی۔ کہاں وہ امیر کبیر ماں، باپ کا ہینڈ سم اور وجاہت سے بھرپور لڑکا اور کہاں وہ درمیانے درجے کے گھرانے سے تعلق رکھنے والی لڑکی۔

www.novelsclubb.com

کہنے کو تو وہ خالہ کا بیٹا تھا لیکن ایک نمبر کا چڑچڑا اور ناک چڑا۔۔۔

"ایک کپڑوں کی بالٹی نہیں اٹھائی گئی تم سے۔۔۔"

اس نے اپنے حسین چہرے کے تاثرات کو خامخواہ بگاڑا۔ ایزل نے آگے بڑھ کر اس کے سر پر گرے سارے کپڑے اکھٹے کر کے دوبارہ بالٹی میں رکھے۔

"اس کپڑوں کی بالٹی کا وزن تو میرے سے زیادہ ہی ہے۔۔۔"

"تم کچھ کھاتی پیتی کیوں نہیں۔۔۔۔۔؟"

"آپ نے کیوں میرے کھانے پینے پہ نظر رکھی۔ عجیب سب کو پتہ نہیں کیا مسئلہ

ہے۔۔"

وہ منہ بنا کر کہتے ہوئے بالٹی گھسیٹتی اندر جانے لگی۔

"کیا ہوا مرچیں کیوں چبا رہی ہوں۔۔۔"

اس کو جاتا دیکھ کر اپنے بال ایک ادا سے پیچھے کرتے ہوئے اس نے محض اس کو تنگ کرنے کیلئے کہا۔

"ارے میں کہاں، یہ تو آپ کا کام ہے۔۔۔"

برہان نے آنکھیں گھمائیں۔

"تم نا پاگل خانے سے جا کر علاج کرواؤ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"اور آپ نہ تحریکِ لبیک جیسی جماعت میں مولوی لگ جائے۔۔۔۔سوٹ کرے گا آپ پہ۔۔چڑ چڑے۔۔بد مزاج اور سخت۔۔۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی اس کے ساتھ سے گزرنے لگی جب وہ اس کی راہ میں حائل ہو گیا۔

"ہٹیں برہان بھائی۔۔۔"

وہ چڑ کر بولی۔

وہ فوراً ہٹ گیا تو وہ بھی جانے لگی جب اس کی آواز پر رُکی۔

"اچھا سنو۔۔۔۔آج کے بعد مجھے بھائی نہ کہنا۔۔۔۔"

"کیوں، آپ بہن بننے کا سوچ رہے ہیں۔۔۔۔۔"

اس نے بے اختیار کہہ کر اپنے منہ پر ہاتھ رکھا۔ کپڑوں کی بالٹی اس کے ٹانگ کے پاس ہی پڑی تھی۔ وہ اس کی بات پر ہلکا سا مسکرایا۔

"نہیں شوہر بننے والا ہوں۔۔۔"

وہ اس کی بات سن کر صدمے میں چلی گئی۔ ہیں۔۔؟ ایک اور بندہ پکا ہو گیا۔ مطلب سب کی شادیاں ہوئی جا رہی ہیں۔۔۔ سوائے اس کے۔۔۔۔

"لو جی۔۔۔ آپ بھی۔۔۔۔"

اس نے ایسے کہا جیسے برہان دنیا کا آخری مرد ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیوں، تم بھی شوہر بننے والی ہو۔۔۔"

خلافِ عادت وہ مسکراہٹ دبا کر کہہ رہا تھا۔ وہ اس کے مزاق کرنے پر ضرور حیران ہوتی لیکن اس وقت اسے اپنا غم یاد تھا۔ اس لئے اسے نظرانداز کرتی رونی صورت لئے کپڑوں کی بالٹی وہیں چھوڑتی ڈرائینگ روم کی طرف بڑھی۔

ہیں۔۔؟ برہان بھائی کی بھی بات پکی ہو گئی۔ میں سمجھی تھی ماما، بابا میرے لئے کوشش کر رہے ہوں گے۔ اب میری عیدی کون لائے گا۔۔۔؟ وہ اپنی سوچوں میں مگن جیسے

ہی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی اس کی خالہ اٹھ کر اسکے پاس آئیں اور اسے گلے سے لگایا۔

"میری بچی۔۔۔کیسی ہو؟"

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے پیار سے بولیں تھیں۔

"خالہ میں تو صدمے میں ہوں۔۔۔۔"

وہ بے اختیار بولی۔ پھر پیچھے صوفے پر بیٹھی امی کے کھنکھارنے پر متوجہ ہوئی۔۔"کیا مطلب؟"

خالہ نے اسے اپنے سے الگ کرتے ہوئے ناسمجھی سے پوچھا۔

"میرا مطلب ہے کہ ابھی کچھ دیر پہلے میری چوڑیاں ٹوٹ گئی اس لئے صدمے میں ہوں۔۔۔"

اب وہ انہیں کیا بتاتی کہ یہ صدمہ کس چیز کا ہے۔

"لے جی!!!چوڑیوں کو ڈالو چولہے میں، یہ دیکھو تمہاری خالہ عیدی لائی ہے تمہارے لیے۔۔۔"

انہوں نے مسکرا کر کہتے ہوئے اس کی توجہ سامنے صوفے پر پڑی چیزوں کی طرف دلوائی۔ وہ شفیق چہرے والی خاتون ملنسار اور خوش اخلاق لگ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

سامنے بہت ساری چیزیں رکھی ہوئی تھی جسے دیکھ کر ایزل کی آنکھیں ابل کر باہر آنے کو ہوں گئی۔۔اتنی چیزیں۔۔۔؟

"ہائے اللہ خالہ ! یہ سب میرے لئے۔۔۔۔خوشی کے مارے،میں کہیں آپ کی پپی نہ لے لوں۔۔۔۔"

آیزل جو کچھ دیر پہلے صدمے میں تھی اب اس صدمے کا کہیں نشان ہی نہیں تھا۔وہ خوشی سے بے خود ہوتی صوفے کی طرف لپکی تھی اور ایک ایک چیز اٹھا کر دیکھنے لگی۔

"آہو پتر یہ یہ سب تمہارے لئے ہے میری دھی..۔۔۔"

وہ اسکو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے بولیں پھر وہ تھوڑی دیر وہاں بیٹھ کر سامان لئے اپنے کمرے میں آگئی۔کچھ دیر بعد وہ دوبارہ لاؤنج میں آئی تو خالہ اور ماں کو باتوں میں مگن پایا۔اسے آتا دیکھ کر خالہ نے پیار سے اسے آواز دی۔

"آؤ ایزل۔۔۔۔مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"

ایزل کچھ جھجھکتی ہوئی ان کے پاس آئی۔

"جی خالہ۔۔۔۔۔"

"دیکھو بیٹا،آج سے تم میری بیٹی ہو۔۔۔میں نے اپنے بیٹے برہان کیلئے تمھارا رشتہ مانگ لیا ہے۔تمھارے امی ابو کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔آج میں تم لوگوں کی طرف یہ

www.novelsclubb.com

عیدی دینے اور منگنی کی بات پکی کرنی آئی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ کہہ رہی تھیں اور ایزل حیرت سے منہ کھولے ان کے منہ سے نکلنے والے الفاظ سن رہی تھی۔ تو برہان اس رشتے کی بات کر رہے تھے۔۔۔۔؟

سوچتے ہوئے خود ہی نام کے ساتھ سے بھائی ہٹ گیا تھا۔

"بیٹا تمھیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔۔۔۔"

انہوں کی اس کی خاموشی پر دوبارہ پوچھا۔

"جی جی۔۔۔ نہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔۔۔"

ان کے پوچھنے پر اس نے جلدی سے سن ہوتے دماغ کے ساتھ ہاں میں سر ہلایا۔ کیسے اس کی دعائیں پوری ہو گئیں تھیں۔

"بس پھر کل کیلئے منگنی کا دن فائنل کرو۔۔۔ عید کے فنکشن کے ساتھ ایک چھوٹی سی تقریب بھی ہو جائے گی۔۔۔"

انہوں نے مسکرا کر کہتے ہوئے ماں کی طرف دیکھا تو انہوں نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

جیسے کہہ رہی ہوں۔۔۔

"جیسے آپ کی مرضی۔۔"

شام کے سائے اپنے پر پھیلا چکے تھے۔ افطاری میں اب کچھ وقت ہی باقی تھا۔

www.novelsclubb.com

ایزل اس وقت کے بعد سے اپنے کمرے میں تھی۔۔ابھی کچھ دیر پہلے عروج آئی تھی اور اس کو چھیڑ رہی تھی۔جواباًوہ بھی اونچی آواز میں خوشی سے کہنے لگی۔

"عید ہو گئی میری، میری عیدی، مجھے مل گئی عید ہو گئی میری، میری عیدی بھی آ گئی لالالالالا۔۔"

عروج نے دیکھا وہ واقعی آج خوش دیکھائی دے رہی تھی۔

"ہممم۔۔۔لالالالا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ اب ایک ایک چیز نکال کر عروج کو دیکھاتی اونچا اونچا گا رہی تھی۔ برہان جو اس کے کمرے کے پاس سے گزر رہا تھا اس کی آواز سن کو چونکا پھر ہلکا سا دروازہ کھٹکھٹایا۔

"کیا میں اندر آ جاؤ۔۔۔؟"

اسے دیکھتے ہی ایزل کے ہاتھ سے چیزیں چھوٹ گئی۔ عروج جلدی سے سر ہلاتی منظر سے غائب ہو گئی۔

"ہمم۔۔۔بڑی خوش نظر آ رہی ہو۔۔۔۔عید بھی ہو گئی۔۔عیدی بھی آ گئی ہے۔۔ مگر چاند نظر نہیں آیا؟"

وہ شوخ لہجے میں کہتا اس کے قریب آیا۔وہ بھی ہلکا سا شرمائی۔ لیکن پھر جلد ہی نارمل ہو گئی کیونکہ شرمانا اس کی شان کے خلاف تھا۔

www.novelsclubb.com

"چاندا بھی افطار کے بعد جب مرضی نظر آئے لیکن میرے آسمان کا چاند ہو آپ۔
میں آپ کی تارا اور آپ میرے چاند۔۔۔"
ایزل چہرہ جھکائے بولی۔اور یہاں برہان کھل کر مسکرایا ان دونوں کے ساتھ آسمان پر کچھ دیر بعد نکلنے والا چاند بھی مسکرایا تھا شاید۔

افطاری کے لیے اس نے اپنا آخری دن سمجھ کر 'خود' پکوڑے بنانے کا ارادہ کیا. آخری دن اس لیے کہ اس کی بھی عیدی آگئی تھی اور کبھی بھی وہ اس گھر سے رخصت ہو جائے گی۔
یہی سوچ کر وہ کچن میں چلی آئی۔اسے کچن میں دیکھ کر امی اور بہن کی آنکھیں ابلنے کو تھیں. ایزل اور کچن میں ؟؟ وہ بیسن گھول رہی تھی جب پھوپھو ارم کی آمد ہوئی.۔۔
آج ان کی طرف ویسے ہی تمام رشتے داروں کی افطاری تھی اور اب تو خوشی کا موقع بھی تھا۔
وہ کچن سے باہر نہیں گئی۔کام میں مگن رہی جب اس کی بہن بھاگ کر کچن میں آئی.

www.novelsclubb.com

"پتا ہے۔۔۔۔پتا ہے پھوپھو ارم بھی مٹھائی کے ڈبے اور بہت سارا پھل لائی ہیں"

وہ بخوشی سے کہہ رہی تھی۔ان کے گھر آج جیسے عید ہو گئی تھی۔

"تو؟؟ مٹھائی اور پھلوں سے بھلا افطاری ہوتی ہے؟اس لئے میں پکوڑے بنانی آئی

ہوں۔ی ہکا ھئے گے آج سب افطار میں۔۔۔؟؟"

وہ خوشگوار انداز میں بولی تھی.

"اچھاناں! لاؤمل کر کرتے ہیں. ویسے بھی مہمان تو اللہ کی رحمت ہوتے ہیں۔اور

دیکھو آج ہمارے گھر کتنی رحمت آئی ہے۔۔۔"

اور کچھ دیر بعد سب میز کے گرد افطار کے لئے بٹھ گئے۔.افطاری ہوئی اور وہ بس

مسکراتے ہوئے ہر چیز تھوڑی تھوڑی چھکنے لگی۔یہ امی کی تھوڑی سی نصیحت کا نتیجہ تھا۔

امی کا چہرہ بھی چمک رہا تھا اور وہ خالہ کے صدقے واری جارہی تھی. کیوں ناجاتی آخر کو

خوشی کا ماحول تھا۔افطاری کے بعد وہ سارے برتن سمیٹ کر کچن میں چلی آئی۔اس

سب کے دوران وہ برہان کی خود پر نظریں محسوس کر رہی تھی۔وہ برتن دھو رہی تھی

جب عروج اندر آئی۔

"یار واہ آج تو گھر میں رونق لگ گئی۔۔واقعی مہمان رحمت ثابت ہوئے ہیں۔۔۔"

". مہمانوں کا پتا نہیں لیکن خالہ تو واقعی رحمت ثابت ہوئی تھیں.۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

پھر ان سب کے جانے کے بعد اس نے فلٹر لگا لگا کر تصویریں لیں اور خوب سارے اسٹیٹس لگائے. ہاں بھئی ہمیں کوئی انڈر اسٹیمیٹ نہ کرے ہم بھی اب ایک عدد ساس کے حامل ہیں جو بہت خوبصورت عیدی لاتی ہیں

پورے دن کے ہنگامے تھے کے تھمنے میں ہی نہ آتے تھے۔گھر میں لوگوں کا تانتا سا بندھا تھا ایک آتا اور دوسرا جاتا۔۔۔

گھر کی بیٹی کی خوشی تھی سارے ہی رشتہ دار باری باری ماتھا دینے آرہے تھے۔اور پھر تہ شدہ پروگرام کے مطابق شام کے پانچ بجے کے قریب ہی سب مہمان آنے لگے۔ مہمان کیا تھے؟ خالہ کے سسرال والے اور بس اس کے دھدیال والے کل ملا کر کوئی تیس پینتیس لوگ تھے گھر کے اندر ہی سارا انتظام ہوا کھانے کا مسئلہ تھا۔خواتین نے صاف انکار کیا تو مردوں نے باہر سے انتظام کر لیا۔

www.novelsclubb.com

اس وقت ایزل شیشے کے سامنے موجود تھی۔ قسمت ہی تھی یہ اس کی اس بار اسے اپنا عید کا جوڑا کچھ خاص پسند نہیں تھا وہ چاہتی تھی کوئی شوخ سا رنگ ہو اور اماں نے اسے سی دیا وہ بھدا سا ہلکا پیلا رنگ تھا۔ لیکن کل جو اس کی قسمت جاگی تو خالہ نے اس کا پسندیدہ رنگ ہی منتخب کیا تھا اس کے لیے وہ گہرا ہرا رنگ لائی جو اس کی گوری سی رنگت پر بڑا اچھا تھا۔ لیکن اماں تھیں کے پتا نہیں اسے یہ رنگ کیوں پہننے نہ دیتی خیر اس بارے میں اس نے خود کو یہ دلاسہ دے رکھا تھا کہ اماں کو شاید اسے نظر لگ جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔

خیر صبح تو اس نے خوشی سے جھومتے خالہ کا بھیجا عید کا جوڑا پہنا تھا اس کا رنگ فیروزی تھا۔ بازوؤں اور گلے پر سلور رنگ کی تِلے کی کڑھائی والا ساتھ سلور رنگ کی چوڑیاں اور خالہ کی ہی بھیجی مہندی رے واہ کیا بات تھی۔ اسے اپنی ادا نرالی ہی لگی۔ خود کو اس نے ناول کی ہیروئن سمجھا تھا خیر جو یہ سب اچانک سے ہوا تھا کسی ناول سے کم بھی نہ تھا۔ دل کی خواہش پوری ہوئی تو اسے لگا کہ ہاں بھائی معجزے اسی دنیا میں ہوتے ہیں۔

سو اس وقت وہ اسی پیارے گہرے ہرے سے رنگ کے کام والے پلازو اور شارٹ کرتی میں ملبوس تھی۔ بال نفیس سی فرینچ چوٹی میں مقید پیچھے سے کھلے چھوڑ رکھے

www.novelsclubb.com

تھے۔ ہلکا ہلکا سا گلابی میک اپ کیے اس کے انداز میں اپنے آپ ہی نزاکت آئی تھی۔ خود کو آئینے میں دیکھ کر مسکراتے ہوئے اس نے سنگھار میز سے اپنی چوڑیاں اٹھائی تھیں ہاتھ میں ڈالتے وہ گنگنا رہی تھی جب وجیہہ کی آواز سے اس کا موڈ بگڑا تھا۔

"مبارک ہو بھئی اس آنن فانن منگنی کی۔"

اس کے انداز میں طنز چھپا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آنن ہو یا فانن اب ہو تو گئی ہے بلآخر اور میں اسی میں خوش ہوں تو براہ کرم اپنی زبان بند رکھو تم۔"

ایزل نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھا نا غصہ کیوں ہوتی ہو ماشاءاللہ اتنی حسین لگ رہی ہو۔"

وجیہہ فوراً لائن پر آئی تھی۔

"ہوں چلو اب آ ہی گئی ہو تو دوپٹہ سیٹ کر دو میرا۔"

ایزل بے نیازی سے بولی۔

"ہاں ہاں چاچی نے اسی لیے بھیجا تھا مجھے اور میں بھول گئی میرے خیال سے کچھ ہی دیر میں باہر بلا لیں گے تمہیں مہمان تو آ ہی گئے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اب کے بیڈ سے اس کا دوپٹہ اٹھاتی اسے بتا رہی تھی۔ایزل کی آنکھیں چمکیں۔

"کیا وہ بھی آیا ہے؟"

اس نے اشارے سے پوچھا تو وجیہہ کھل کر ہنسی۔

”ہاں آیا تو ہے ویسے وہ اتنے عرصے سے کہاں تھا؟“

اس کے سوال پر ایزل نے ناک بھوں چڑھاتے جواب دیا۔

”مجھے کیا پتہ کہاں تھا بتایا تو تھا امی کی خالہ سے لڑائی ہوئی تھی کچھ مہینوں سے۔اس لیے آنا جانا بند تھا۔ یہ بس ابھی رمضان میں ہی آنا جانا شروع ہوا اور رشتے کی بات بھی پکی ہو گئی۔۔۔“

www.novelsclubb.com

”اچھا اچھا پھر صلح کب ہوئی؟“

اس نے اگلا سوال پوچھا۔

”یہ بس رمضان میں ہی۔۔۔۔“

ایزل نے مصروف سے انداز میں اپنی لپ اسٹک سیٹ کرتے جواب دیا۔

"چلو چنگا ہو گیا۔"

اب کے وجیہہ خاموشی سے اس کا دوپٹہ سیٹ کرنے لگی۔ کچھ ہی دیر میں ایزل کی اماں کی آواز پر وجیہہ اسے لیے باہر آئی تھی بڑے صوفے پر برہان ہی کے ساتھ اسے تھوڑے فاصلے پر بٹھایا گیا۔

بڑوں نے رسم ادا کی دعائے خیر ہوئی۔ اور پھر سب اپنی گپ شپ میں مصروف ہو گئے کچھ ہی دیر میں کھانے کا انتظام ہو گیا۔ خوشگواری کے عالم میں کھانا کھایا گیا۔

کھانے کے بعد کی ہنگامہ خیزی میں برہان چھت کی طرف چلا گیا مگر جاتے ہوئے وہ اپنی چھوٹی بہن کو اشارہ کرنا نہ بھولا۔ رسم کے بعد سے ہی ایزل اپنی کزنوں کے ہمراہ کمرے میں جا چکی تھی برہان کی بہن بھی کمرے میں چلی گئی تو ایزل کی دوستوں نے باہر کی راہ لی۔ سیڑھیوں کے ساتھ کا کمرا اسکا تھا۔

کچھ دیر باتوں کے بعد وہ اسے یہ کہہ کر چھت پر لے گئی کے مجھے اپنے پرندے تو دکھا دیں۔ ایزل اسے لیے باتوں میں مگن اوپر چلی آئی جہاں برہان صاحب منڈیر پر اپنی کہنیاں ٹکائے کھڑے تھے۔

”اچھا بھئی میرا تو کام یہاں ختم ہوا اب آگے آپ دیکھ لیں۔“

رانیہ کی آواز پر برہان مڑا تھا۔ ہلکی داڑھی پر کشش سا چہرا چھت پر موجود بلب کی روشنی اس کے چہرے کے نقش واضح کرنے لگی۔ ایزل نے اسے کافی عرصے بعد اتنی غور سے دیکھا۔

”رانیہ۔۔۔“

ایزل نے اسے آواز دی جواب سیڑھیاں اتر رہی تھی اس نے نظر انداز کرتے اپنا سفر جاری رکھا۔ ایزل منہ کھولے اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔ برہان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

”یقین رکھیے میں کھاتا نہیں ہوں۔“

اب کے وہ مسکراتی آواز میں اس کی جانب آتے بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ایسا کچھ تو نہیں کہا۔۔"

ایزل گڑبڑائی۔ وہ شوخ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہوں۔۔ویسے میں سمجھا تھا کہ تمہاری ناک اب بھی بہتی ہو گی۔"

وہ بھنویں آچکا کر سنجیدگی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

ایزل کے تاثرات بدلے گھبراہٹ کی جگہ غصے نے لی۔

"مطلب؟"

اس نے گھور کر پوچھا۔

"مطلب یہ کہ بچپن سے ناک بہتا تھا نہ تمہارا لیکن کیوٹ لگتی تھی۔"

وہ اسے مطلب سمجھاتا بولا۔ وہ دونوں واقعی نارمل نہیں تھے۔ منگنی کی رات رومینس کی بجائے وہ دونوں بہتی ناک کا تزکرہ چھیڑ بیٹھے تھے۔

"تو کیا اب کیوٹ نہیں لگتی؟"

بلا اختیار اس کے منہ سے نکلا احساس ہونے پر وہ ہلکی سی بلش ہوئی تھی۔ برہان ہنسا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں اب بھی لگتی ہو یا شاید زیادہ ہی لگتی ہو۔"

وہ عجیب سے انداز میں بولا تو ایزل کو شرم ہی آگئی۔ جبکہ وہ اتنی کچی کھلاڑی نہیں تھی۔ شاید ماحول کا اثر تھا۔

"یہ لو میری طرف سے تمہاری پہلی عیدی۔۔۔"

کچھ دیر کی خاموشی کی بعد وہ اپنی جیب سے ایک گہرے نیلے رنگ کی ڈبیہ نکالتے بولا۔

"ارے مگر خالہ کل اتنا کچھ تو لائی تھیں۔"

وہ حیرانی سے بولی۔

"وہ خالہ لائی تھیں تمہاری یہ میں لایا ہوں کیا تمہارے لیے دونوں میں کوئی فرق نہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ اس کی آنکھوں میں جھانک کر بولا۔

"آں میں نے ایسا کب کہا۔۔۔۔"

وہ گڑبڑا گئی اور ہاتھ آگے کیا۔ برہان نے اس کے ہاتھ پر وہ ڈبہ رکھ دیا۔ ایزل کھلکھلا کر بولی۔

"ویسے میرے لیے تو آپ ہی عیدی ہیں۔۔۔۔"

اس کے شوخ انداز پر وہ حیران تو ہوا ہی تھا مگر ہنس بھی دیا۔

"اچھا جی تو ایسی بات ہے۔۔۔۔۔۔۔"

اور پھر عید کے چاند کی ہلکی سی چاندنی میں دو دل ملے تھے۔نا جانے یہ باتیں کب ختم ہونی تھیں،شاید تب جب سب کو ان کی غیر موجودگی کا احساس ہوتا اور وہ دونوں نیچے کے شور سے بے خبر اپنی باتوں میں مگن تھے۔جو اب آگے کی زندگی میں کبھی نا ختم ہونے والی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ختم شد

www.novelsclubb.com